سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۸ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ الحمد للہ کہ رات کو نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نظیر ہمت اور قوت سے شدید مصائب برداشت کئے

خدا تعالیٰ پر بھروسہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے جس سے سب خوف اور تکالیف دور ہو جاتے ہیں۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یکرنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلے کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۹)

(۲) "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکالیف دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

تحریک جدید کو اس زاویہ نگاہ سے دیکھئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء میں فرمایا:۔

"تحریک جدید کا صیغہ بڑا اہم ہے جماعت کی ساکھ اور جماعت کی نیک نامی بلکہ خدا کی نظر میں اس کی قدر و قیمت زیادہ تر اسی کام کی وجہ سے ہے۔"

اگر آپ تحریک جدید کو اسی زاویہ نگاہ سے دیکھیں گے تو پھر اس کی خاطر آپ مقدور بھر مالی قربانی پیش کرنے میں کمال خوشی محسوس کریں گے۔ اور اس میں ایک دن کا التوا بھی برداشت نہ کر سکیں گے۔ یہی وہ ایمان افروز کیفیت ہے جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین میں دیکھنا چاہتے ہیں ؎

اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ربوہ کا موسم ربوہ ۲۸ جولائی۔ کل دن بھر مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ آج صبح بھی مطلع ابر آلود ہے۔

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی عمارت کے لئے (جو کہ اب چھتوں تک پہنچ چکی ہے) مبلغ ایک صد روپیہ عطا فرمایا ہے یہ عطیہ ہمارے لئے صرف امدادی نہیں بلکہ سکینت و اطمینان کی بنیاد ہے اور ایک تحریک ہے ان احباب کے لئے جو علمی لحاظ سے ایک بنجر زمین میں کالج کا قیام نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت بخشے اور ہمیں طویل عرصہ تک خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ نیز ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ (پرنسپل)

خطباتِ جمعہ کے متعلق جماعتوں کو ضروری ہدایت

امراء اور صدر صاحبان نیز خطیب صاحبان جمعہ کے لئے ضروری ہدایت ہے۔ کہ بالعموم وہ جمعہ کی نماز کا خطبہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ سنایا کریں۔ حضور کے خطبات میں ہر موقع و محل کے مطابق مضامین موجود ہیں۔ جمعہ کا خطبہ کہنے والے صاحب کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے تیاری کر کے اور خطبہ دیکھ کر آئیں۔ اور حالات کے مناسب خطبہ پڑھیں۔ اس ہدایت کے یہ معنی نہیں کہ امراء اور صدر صاحبان اگر مقامی حالات کے ماتحت کچھ کہنا چاہیں۔ تو ان کو اجازت نہیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ بالعموم خطبات حضور کے ہی سنائے جایا کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کرسکے

اگر تم ایسا تغیر اپنے اندر پیدا کرلو تو خدائی نصرت اس طرح آئیگی کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائینگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں آج اختصار کے ساتھ جماعت کو ایک موٹی سی بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لمبی باتیں بعض دفعہ انسان کو اس کے مقصد سے دور کر دیتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے فقرے یا چھوٹی چھوٹی تقریریں اس کو اس کے مقصد کے زیادہ قریب کر دیتی ہیں اور انسان انکو یاد رکھ سکتا ہے۔

بدر کی جنگ کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ۳۱۳ آدمی تھے اور ان میں سے بھی پورے باہتھیار اور مسلح آدمی تھوڑے تھے۔ ایک حصہ صحابہ رض کا ایسا تھا جس کے پاس سامان بھی پورا نہیں تھا اس کے مقابلہ میں دشمن کی فوج ایک ہزار کی تعداد میں تھی اور وہ سب کے سب مسلح اور سوار تھے۔ اس حالت میں یہ قیاس کیا جا سکتا تھا کہ ایک ہزار آدمی تین سو تیرہ آدمیوں کو جبکہ وہ پوری طرح مسلح بھی نہیں ہیں جبکہ وہ سوار بھی نہیں ہیں اور جبکہ ان کی حرکتیں اتنی تیز نہیں ہو سکتیں جتنی ان کے مقابل میں دشمن کی حرکتیں تیز ہو سکتی ہیں۔ تھوڑی سی دیر میں ہی ختم کر دے گا۔ چنانچہ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت دشمن بھی یہی خیال کرتا تھا کہ ہم تھوڑے سے عرصہ میں ان کو مار لیں گے اور صحابہ رض بھی یہی سمجھتے تھے کہ ظاہری حالات میں یہ تھوڑی سی دیر میں ہم پر غالب آجائیں گے کیونکہ

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جب لشکر بندی ہو گئی تو صحابہ رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لشکر کی صفوں سے پیچھے ایک چھان بنا دیا اور یہ خواہش کی کہ آپ اس جگہ پر بیٹھیں اور پھر دو تیز چلنے والی اونٹنیاں جو ہمارے لشکر میں سب سے تیز چلنے والی تھیں اس چھان کے ساتھ لا کر باندھ دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان اونٹنیوں کو باندھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ اونٹنیاں کیوں باندھی گئی ہیں۔ صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تھوڑے ہیں دشمن زیادہ ہے۔ وہ باسامان ہے اور ہم بے سامان ہیں کوئی بعید نہیں کہ

تھوڑے سے وقت میں دشمن ہم پر غالب آجائے

اور ہم مارے جائیں۔ یہ اونٹنیاں اس لئے باندھتے ہیں کہ آپ اور ابو بکر رض دونوں ان پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں وہاں اور مسلمان بھی ہیں جو اس خیال سے اس جگہ پر نہیں آئے تھے کہ شائد لڑائی نہیں ہوگی ورنہ وہ ایمان میں ہم سے کم نہیں ہیں۔ آپ کے وہاں سلامت پہنچ جانے کی وجہ سے اسلام قائم رہے گا اور اگر آپ کو گزند پہنچی تو پھر اسلام کے قائم رہنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اس لئے یہ اونٹنیاں ہم نے یہاں کھڑی کر دی ہیں اور ابو بکر رض کو بھی ہم یہاں بٹھا چلے تاکہ اگر ہم مارے جائیں تو آپ ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ سکیں۔

یہ بات دلالت کرتی ہے

کہ جہاں دشمن یہ سمجھتا تھا کہ ہم نے ان کو مار لیا وہاں صحابہ رض بھی یہ سمجھتے تھے کہ شائد آج ہم مارے جائیں گے۔ یہ بے شک فرق ہے کہ انہوں نے موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح ایسے موقعہ پر گھبرا کر یہ نہیں کہا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون بلکہ انہوں نے یہی کہا کہ اے خدا کے رسول ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرلے وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم پکڑے گئے بلکہ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمیں

خدا نے طاقت دی

ہے اسے ہم استعمال کریں گے اور اس جنگ کو ہم عذاب نہیں سمجھتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام سمجھتے ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت یہی سمجھ رہے تھے کہ ظاہری حالات میں ان تھوڑے سے لوگوں کا بچ رہنا ناممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کو چھان پر بٹھا کر صحابہ رض

میدانِ جنگ میں

چلے گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگنی شروع کر دی۔

اللھم یا رب ان اھلکت
ھذہ الطائفۃ الصغیرۃ
فلن تعبد فی الارض
ابدًا۔

اے میرے خدا اے میرے رب! میں اور تو کچھ نہیں کہتا میں تیری توجہ صرف اس طرف پھرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ چھوٹی سی جماعت (کیونکہ دشمن کے غلبہ کی یہی وجہ تھی کہ وہ بہت زیادہ تھا اور یہ تھوڑے تھے) جسے بظاہر چھوٹا ہونے کی وجہ سے مر جانا اور تباہ ہو جانا چاہیئے آج اس میدان میں ماری گئی۔ تو فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ اس دنیا میں آئندہ

تیری عبادت کرنیوالی جماعت

اور کوئی باقی نہ رہے گی۔ یہ واقعہ اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے لیکن ایک بہت بڑا سبق جو اس میں سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کی شہادت دیتے ہیں اور اس وقت دیتے ہیں جبکہ کوئی غیر موجود نہیں جس کو خوش کرنا مقصود ہو۔ اس وقت دیتے ہیں جبکہ اپنی جماعت بھی موجود نہیں جس کے حوصلے بڑھانے مقصود ہوں۔ صرف ابو بکر پاس تھے۔ گویا نہ دشمن موجود ہے جس کا دل توڑنا مقصود ہے۔ نہ دوست موجود ہے جس کا حوصلہ بڑھانا مقصود ہے۔ صرف خدا اور اس کا بندہ دونوں اس جگہ پر ہیں۔ اس وقت وہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ اے میرے رب۔ اگر یہ جماعت مر گئی تو دنیا میں تیرا نام لیوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں آپ نے یہ کہا کہ اے میرے رب تیرا نام صرف

اس جماعت کے ساتھ زندہ ہے

یہ صحابہ رض کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شہادت تھی مگر کتنی عظیم الشان شہادت تھی۔ یہ اس بات کی شہادت تھی کہ اگر یہ لوگ نہ رہیں تو خدا تعالیٰ کا نام بھی دنیا میں نہیں رہے گا گویا اگر ایک لحاظ سے خدا زندہ رکھنے والا تھا مسلمانوں کو۔ خدا زندہ رکھنے والا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو تو دوسرے لفظوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

گے صحابہ بھی ... رکھنے والے تھے خدا کو۔ جس طرح خدا نہ ہوتا تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی۔ اسی طرح صحابہؓ کو دیکھتے ہوئے یہ بات بھی سچی تھی کہ اگر وہ نہ ہوتے تو اس دنیا میں خدا بھی نہ ہوتا۔ اگر یہ بات سچی تھی اور اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ سچی تھی۔ قطع نظر اسکے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول تھے اور سچے تھے۔ اور وہ کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہہ سکتے تھے۔ ایک ... کو بھی یہ ماننا پڑے گا۔ ایک منکر اسلام کو بھی یہ ماننا پڑے گا کہ جن حالات میں یہ شہادت دی گئی تھی ان کو مد نظر رکھتے ہوئے دنیوی لحاظ سے بھی شہادت بہت بڑی اہمیت رکھتی تھی قطع نظر اس کے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول تھے قطع نظر اس کے آپ

صادق اور امین

تھے۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی غلط کلمہ آپ کی زبان سے نہیں نکل سکتا تھا۔ کوئی اور لیڈر بھی اگر ان حالات میں یہ بات کہتا تو ماننا پڑتا کہ اس کا یقین وہی تھا جس کا اس نے اظہار کیا اور اس کے نقطۂ نگاہ سے تسلیم کرنا پڑتا کہ وہ اپنی جماعت کے متعلق یہی عقیدہ رکھتا تھا کہ خدا تعالیٰ اسی

جماعت سے زندہ ہے

اور یہ یقینی بات ہے کہ جس جماعت سے خدا زندہ ہو اس کا مٹنا کوئی معمولی بات نہیں ہو سکتی جس جماعت سے خدا زندہ ہو کیا کسی انسان کے تصور میں بھی آ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اور اس کا قانونِ قدرت اور یہ سورج اور یہ چاند اور یہ زمین اور یہ آسمان جو خدا تعالیٰ کے غلام ہیں وہ کبھی اس کو مرنے دیں گے جس سے

ان کا آقا زندہ ہے

پھر کیا خدا ان کو مرنے دے سکتا ہے جن سے وہ خود زندہ ہے یہ ایک ایسی شہادت ہے جس سے صحابہؓ اپنے ذہن میں فیصلہ کر سکتے تھے کہ ہم دنیا میں ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں اور ہماری اس دنیا میں ضرورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی ضرورت کس لحاظ سے سمجھتی ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت مر جائے تو تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا جن معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ کہا تھا کم سے کم میں ان معنوں میں یہ فقرہ اپنی جماعت کی نسبت نہیں کہہ سکتا کیونکہ ابھی مجھے ان کی نمازوں میں کمزوریاں

نظر آتی ہیں۔ ابھی نماز کو نماز کی حقیقت کے ساتھ پڑھنے والے بہت کم لوگ ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسروں کی نسبت زیادہ نمازیں پڑھنے والے لوگ ہم میں موجود ہیں لیکن نماز کو نماز کی صورت میں پڑھنا بالکل اور چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے

اخلاق فاضلہ

ہیں جن میں ابھی بہت بڑی کمی دکھائی دیتی ہے۔ لن نعبد فی الارض میں جو عبادت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے خالی یہ معنی نہیں ہیں کہ نماز پڑھی جائے بلکہ درحقیقت دین کے تمام احکام عبادت میں شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص سچ اس لئے بولتا ہے کہ اسے دنیا میں عزت حاصل ہو تو وہ

سچ کا فائدہ

اٹھالے گا مگر اس کا سچ عبادت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی شخص اس لئے سچ بولتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے کہ سچ بولو۔ تو وہ سچ کا فائدہ بھی اٹھالے گا اور اس کا سچ عبادت بھی بن جائے گی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان جو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے اس نیت اور ارادہ سے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے تو اس کا اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اس کا یہ فعل عبادت شمار ہوگا۔ اب جو چیز دی گئی ہے وہ روٹی ہے۔ کھانے والی بیوی ہے مگر خدا کہتا ہے کہ یہ میری عبادت ہے کیونکہ یہ میرے نام سے اور میری خاطر دی گئی ہے۔ پس

نماز کا نام

ہی عبادت نہیں بلکہ ہر اس چیز کا نام عبادت ہے جو خدا کے لئے کی جاتی ہے حتیٰ کہ اور تو اور اگر اپنے منہ میں بھی کوئی شخص اس لئے لقمہ ڈالتا ہے کہ خدا نے کہا ہے کلوا واشربوا تو اس کا اپنے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی عبادت بن جاتا ہے۔ شاید تم میں سے بعض لوگ کہیں کہ یہ تو بڑی آسان بات ہوگئی اس میں مشکل ہی کیا ہے۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے میں تمہارے پردے تو چاک کرنا نہیں چاہتا لیکن اگر ابھی میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے ہیں جو بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے ہیں تو شاید تم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھڑے ہوں گے۔ حالانکہ جہاں سچا عشق ہوتا ہے وہاں انسان آپ نئی نئی ایجادیں کیا کرتا ہے مگر ہمارے لئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ایجادیں کی ہوئی ہیں ہم ان کو بھی

اختیار نہیں کرتے۔ اگر میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے لوگ ہیں جو کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہتے ہیں۔ تو تم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھڑے ہوں گے۔ جب تم نے میری یہ بات سنی تھی۔ کہ ہمارا کھانا کھانا بھی عبادت ہے۔ تو تم نے اپنے دل میں سمجھا تھا کہ یہ کتنی

چھوٹی سی بات

ہے اب تو ہمارے لئے آسانی ہی آسانی ہوگئی ہے۔ مگر میں نے بتایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ یہ چھوٹی بات نہیں۔ تم باقاعدہ بسم اللہ کہہ کر بھی کھانا نہیں کھاتے مگر اس جگہ میری مراد وہ بسم اللہ نہیں جو لوگ بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں۔ اور جس کے مفہوم کو وہ سمجھتے ہی نہیں بلکہ میری مراد یہ ہے کہ کیا تم اس مفہوم کے ساتھ بسم اللہ کہا کرتے ہو۔ کہ میرے سامنے جو کھانا پڑا ہے۔ یہ میرا نہیں بلکہ خدا کا ہے اس کی اجازت سے میں اسے کھانے لگا ہوں۔ پھر کیا کھانا کھا کر تم الحمد للہ کہتے ہو۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ کھانا مجھے خدا ہی نے دیا تھا۔ کہ اس نے مجھے ہر چیز کھلائی۔ اگر وہ نہ کھلاتا تو میں کہاں سے حاصل کرتا۔ شاید تم میں سے ایک دو فیصدی یا کچھ زیادہ لوگ ایسے نکلیں گے جو منہ سے تو بسم اللہ کہتے ہیں۔ مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ منہ سے الحمد للہ کہتے ہیں مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ان حالات میں تم بتاؤ کہ کیا تمہارے سے خدا تعالیٰ کے بندے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اے خدا اگر تو نے ان لوگوں کو مرنے دیا تو

تیرا نام لینے والا

اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن اگر تم اس کو اپنے نفس پر چسپاں کرو اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کر سکے۔ تو تم کہیں سے کہیں ترقی کر کے نکل جاؤ۔ پس صبح اور شام سوچو کہ اگر میں مر جاؤں تو کیا خدا کی بادشاہت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ ہاں پہنچے گا۔ تو تم سمجھ لو کہ تم اور تمہارے جیسے کچھ اور افراد (کیونکہ جماعت درحقیقت منظم افراد کے مجموعہ کا ہی نام ہوتا ہے) کی وجہ سے ہی دین اسلام اور احمدیت کو بچا لیا جائے گا۔ لیکن اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ تمہارے مرنے سے

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح گھر میں ایک کتا داخل ہوتا اور نکل جاتا ہے۔ اور کوئی اس کو پوچھتا بھی نہیں۔ یہی تمہاری حیثیت ہے۔ اور تم اپنے نفسانی اغراض کو پورا کرنے میں ہر وقت منہمک رہتے ہو۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ اگر تمہارا دشمن بھی تم پر حملہ کرے تو زمین آسمان سے مخاطب ہو کر کبھی نہ کہے گی کہ اللھم ان اھلکت ھذہ الطائفۃ الصغیرۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت ماری گئی۔ تو پھر تیرا نام لینے والا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کیلئے

صدقہ کی تحریک

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

گزشتہ سال انصار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفایابی کے لئے مسلسل چالیس دن صدقہ جاری رکھنے کی تحریک میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ اس لئے میں پھر انصار سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کی پُرزور دعاؤں کے ساتھ ایک بار پھر چالیس روز تک صدقہ جاری رکھنے کی اس تحریک میں حصہ لیں تا اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے اور ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

آمین

صدقہ کی رقوم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دی جائیں۔

خاکسار: مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۴ء

اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس عظمت کو حاصل کریں۔ جس عظمت کو حاصل کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مٹ جائینگے پیشتر اس کے کہ اس نظام کو قائم کریں جس نظام کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے اس

شریعت کو قائم کریں

جس شریعت کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ بے شک یہ مٹ جائیں گے۔ کیونکہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ اور ان کا مٹانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بے شک ان کا نام لیوا دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا۔ ان کی شہرت باقی نہیں رہے گی۔ تاریخ انہیں یاد نہیں رکھے گی۔ اور بے شک اس میں ان کا نقصان ہے۔ مگر انسان ہونے کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا نقصان نہیں انسان ہوتا ہی گمنام ہے۔ اگر ان کا نام مٹ گیا۔ تو اے خدا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو انہیں ابھی ملی نہیں۔ یہ وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی تیرے پاس ہے ان کے پاس نہیں آئی۔ انہوں نے ابھی اپنا نام پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے ابھی تاریخ میں اپنے لئے مقام حاصل کرنا تھا۔ یہ مٹے تو وہ چیز کھوئیں گے۔ جو انہیں ابھی نہیں ملی۔ مگر اے خدا ان کے مٹنے کے ساتھ ہی تیرا نام بھی مٹ جائیگا۔ جو پہلے سے موجود ہے۔ گویا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو نہیں۔ اور تو وہ چیز کھوئے گا جو ہے۔ کتنا

غیرت دلانے والا فقرہ

ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی صفات کو کتنا جوش دلانے والا فقرہ ہے کہ لن تعبد فی الارض ابداً۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا مگر اس فقرہ نے عرش الٰہی کو ہلا دیا۔ اور یقیناً جب آپ نے یہ فقرہ کہا تو اس وقت آسمان کانپ گیا ہوگا۔ کہ اے خدا یہ ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ بے شک دنیا کی نگاہ میں یہ ایک ذلیل اور حقیر چیز ہے۔ بے شک یہ مٹ جائے گی۔ اور مٹ سکتی ہے دشمن اس پر غالب آجائے گا۔ اور اسے مار ڈالے گا۔ مگر یہ مریں گے تو ان کا نقصان تھوڑا ہے۔ یہ مریں گے تو انہیں یہ چیز نہیں ملے گی۔ جس کے لئے یہ دنیا میں کھڑے ہوئے تھے لیکن اے میرے رب اب اگر یہ مرے تو اس دنیا میں تو بھی مر جائے گا۔ تو رب العالمین ہے۔ مگر اس دنیا میں تو رب العالمین نہیں سمجھا جائے گا۔ تو رحمٰن اور رحیم ہے۔ مگر اس دنیا میں تو رحمٰن اور رحیم نہیں سمجھا جائے گا۔ تو مالک یوم الدین ہے۔ مگر اس دنیا میں تو مالک یوم الدین نہیں سمجھا جائے گا۔ تیرا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک یوم الدین ہونا۔ ان تھوڑے سے لوگوں کے طفیل ہے۔ ان مختصر الفاظ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی غیرت کو اتنا بھڑکا دیا اور اس کی صفات میں اتنا جوش پیدا کر دیا کہ چند منٹ کے اندر اندر

خدا تعالےٰ کے فرشتے

آسمان سے اتر آئے اور اس جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے ہوئے کچھ سوار ایسے تھے جو ہمارے اردگرد رہتے تھے۔ اور ہم جہاں بھی جاتے وہ ہمارے آگے آگے گھوڑے دوڑاتے ہوئے پہنچ جاتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دشمن کو ہم نہیں مارتے بلکہ وہ مارتے ہیں۔ یہ فرشتے تھے جو جنگ بدر میں نازل ہوئے۔ مگر یہ فرشتے کیوں اترے اسی جوش دلانے والے فقرہ کی وجہ سے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں استعمال فرمایا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہ تعالےٰ کی صفات

کو ایسی جگہ سے پکڑا ہے کہ اب خدا تعالےٰ کی غیرت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ ان کو مرنے دے۔ پس جب تک انسان اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے۔ جس کی وجہ سے خدا تعالےٰ اس کی موت اور ہلاکت پر اپنی ہتک اور اپنی صفات کی ہتک محسوس کرے اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ بڑے بڑے کاموں میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ بالکل غلط ہے۔ یہ نکتہ تم اپنے سامنے رکھو اور ہمیشہ سوچتے رہو کہ اگر ہم مر جائیں تو کیا ہوگا۔ اگر تمہارا مرنا ایسا ہی ہو جیسے ایک گدھے کا مرنا ہوتا ہے۔ یا ایک بکری یا گھوڑے کا مرنا ہوتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ تمہارے وجود سے اسلام کا جیتنا ناممکن ہے۔ پس اپنے اندر وہ

تبدیلی پیدا کرو

کہ تم بھی محسوس کرو۔ دنیا بھی محسوس کرے۔ اور آسمان کے فرشتے بھی محسوس کریں کہ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حیات ان لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ جئیں گے تو خدا تعالیٰ کا نام بھی زندہ رہے گا۔ یہ مریں گے۔ تو خدا تعالےٰ کا نام مر جائے گا۔ اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔ اگر تم اپنے اندر ایک تغیر پیدا کر لو۔ تو یقیناً خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت ایسے رنگ میں آئے گی کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گی۔ اور تمہارے راستہ میں کوئی روک باقی نہیں رہیگی

(روزنامہ الفضل مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۶۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اہم نصیحت

مرسلہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب

خاکسار اخبار الحکم کے ایک پرانے فائل کا مطالعہ کر رہا تھا تو مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ ذیل ایک اہم نصیحت نظر آئی میں نے مناسب سمجھا کہ اسے احباب کے استفادہ کے لئے الفضل میں شائع کروادوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس آخری زمانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم بنا کر بھیجا ہے ہمارا فرض ہے کہ حضور کے پاک کلمات کو حرز جان بنائیں

۲۵ر اپریل ۱۹۰۸ء بوقت سیر ایک دوست نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خط کے ذریعہ یہ استفسار کیا کہ "میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے۔ مگر مجھے بیوی سے کوئی رنجش نہیں میرے لئے کیا حکم ہے"۔

حضور علیہ السلام نے جواباً فرمایا۔ "والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو (بیوی) نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں جب تو واجب طلاق ہے"

اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں۔ گالیاں دیتی ہیں ستاتی ہیں بات بات میں اسے تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے، بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کرکے خدا خدا کرکے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آسکتی ہے کہ وہ بے جا طور پر اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے ایسے لڑائی جھگڑے میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں۔ جب اس کی والدہ ناراض ہے تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں یہ کوئی سوکنوں کا معاملہ تو ہے نہیں والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں تو پھر وہ کیوں ایسی بے ادبی کرتا ہے اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے تو فوراً اسے دور کرنا چاہیئے خرچ وغیرہ کے معاملہ میں اگر والدہ ناراض ہے اور یہ بیوی کے ہاتھ میں خرچ دیتا ہے تو لازم ہے کہ ماں کے ذریعہ خرچ کراوے اور کل انتظام والدہ کے ہاتھ میں دے والدہ کو بیوی کا محتاج اور دست نگر نہ کرے بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دور کرنا چاہیئے اور جو وجہ ناراضگی کی ہے اس کو ہٹا دینا چاہیئے اور والدہ کو خوش کرنا چاہیئے۔ دیکھو شیر اور بھیڑیئے اور درندے بھی تو ہلائے ہل جاتے ہیں اور بے ضرر ہو جاتے ہیں دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے اگر صلح کی جاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے" (الحکم ۲۶ر جنوری ۱۹۰۸ء)

حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھنا ہمارے نوجوانوں کا فرض ہے۔

اساتذہ کرام تعلیم القرآن کلاس کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب

ربوہ ـــ مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۶۲ء کو چھ بجے شام تعلیم القرآن کلاس کے بیرونجات سے آئے ہوئے طلباء نے اپنے اساتذہ کرام کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا جس میں طلبہ کلاس اور اساتذہ کرام کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی یاد رہے تعلیم القرآن کلاس جو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام یکم جولائی سے شروع ہوئی تھی ایک ماہ جاری رہنے کے بعد ۳۰ر جولائی کو اختتام پذیر ہو رہی ہے

تقریب کا آغاز لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کلاس کے ایک طالب علم مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ ایک اور طالب علم مکرم عنایت اللہ صاحب منگلا نے اس امر پر اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بہت محنت اور محبت و شفقت کے ساتھ طلبہ کو قرآنی علوم سکھائے ہیں اور ان سے انہیں بہرہ ور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی

آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے تعلیم القرآن کلاس کے طلبہ کو قرآن مجید کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنے اس کی عظیم الشان برکات سے فائدہ اٹھانے اس کے معانی اور مضامین پر غور کرنے اور قرآنی تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے کی نصیحت فرمائی اس نصیحت کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ڈاکٹر بلی گراہم اور احمدی مبلغین

از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

قسط دوم

نائیجیرین اخبارات نے توقع سے زیادہ ہمارے چیلنج کی طرف توجہ دی اور اسکے حق میں اور اسکے خلاف دل کھول کر اظہار خیال کیا۔ سب سے پہلے تو ہمارے چیلنج کو چھاپا پھر اس پر قارئین کے خطوط چھاپے گئے اور ایڈیٹوریل لکھے گئے۔ ایک اخبار نے پہلے صفحہ پر "مسلم اور عیسائیت" کے جلی عنوان سے ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کا پریس ریلیز سارے صفحہ پر چھاپا اور اسکے ساتھ ہی ایڈیٹوریل بھی لکھا جس میں نہ صرف قارئین کو وہ پریس ریلیز توجہ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کی بلکہ ایک زخم خوردہ شیرنی کی طرح اس چیلنج کے خلاف دھاڑا بھی۔ ایڈیٹوریل کا عنوان تھا "غیر صحت مندانہ" ایڈیٹوریل کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"ہم اپنے قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ وقت نکال کر ضرور بالضرور ہماری لیڈنگ سٹوری کو جو احمدیہ مشن سے لی گئی ہے پڑھیں۔ ہم نے ارادۃً اس خبر کو اس قدر نمایاں جگہ دی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھ سکیں اور اس پر غور کر سکیں۔

ہم نے خود اسے نہایت غور سے پڑھا ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے لیڈر مسٹر سیفی ہر حال میں اس بات کے فیصلہ کے لئے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ ان دونوں مذاہب (اسلام اور عیسائیت) میں سے کون سا مذہب دوسرے سے بہتر ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ایسے مناظرہ سے لوگوں کے تعلقات خوشگوار ہو سکیں گے یہ بات غیر صحت مندانہ ہے۔ کیونکہ اسکے نتیجہ میں ایک ختم نہ ہونے والی اور بدمزہ بحث چھڑ جائے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات اتنی ہی بری ہے جتنی کہ ایک ایسی بحث جس کا مقصد یہ ہو کہ یہ ثابت کیا جائے کہ یوروبا (YORUBA) اور ابو (IBO) میں سے کون سا قبیلہ اچھا ہے یا ہاؤسا (HAUSA) اور ابو (IBO) میں سے کس قبیلہ کو دوسرے پر فوقیت حاصل ہے۔

اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ احمدی لیڈر نے بلی گراہم کی آمد سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان کی آمد ایسے وقت میں رکھی گئی ہے جب کہ مسلمانوں کو سیاسی اقتدار حاصل ہوا ہے اور الحاجی ابوبکر تافاوا بالیوا (ALHAJI ABOBAKR TAFAWA BALEWA) پرائم منسٹر بنائے گئے ہیں۔ یہ بات نہایت ہی خطرناک ہے اور اس سے عیسائیوں کے دلوں پر ایک کاری زخم لگا ہے۔ نہ صرف نائیجیریا کے عیسائیوں کے دلوں پر بلکہ ساری دنیا کے عیسائیوں کے دلوں پر یہ زخم لگا ہے۔

ہم مذہبی اختلافات کے بارے میں اپنا موقف دوبارہ پیش کر دینا چاہتے ہیں۔ نائیجیریا ایک ایسا خوش قسمت ملک ہے جہاں لوگوں کے مذہبی اختلافات ان کی زندگی پر کوئی اثر نہیں ڈالتے۔ ہم ایک ایسے ملک کی تعمیر کر رہے ہیں جہاں مذہبی اختلافات لوگوں کے آپس کے تعلقات پر ہرگز اثر انداز نہ ہوں گے ہمارا یقین ہے کہ تمام نائیجیرین چاہے وہ کسی ہی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ باہم مل کر کام کر سکتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم ہر اس شخص یا اس گروہ کی مخالفت کرتے ہیں جو کہ مذہبی آگ کو ہوا دے۔ ہم نے دیگر ممالک میں ان باتوں کے برے نتیجے نکلتے دیکھے ہیں"

(ناردرن سٹار NORTHERN STAR)

ایک اور اخبار نائیجیرین ٹریبیون (NIGERIAN TRIBUNE) نے اپنے نو فروری کے شمارے میں مندرجہ ذیل ایڈیٹوریل لکھا:۔

"غصہ دلانے والی حرکات"

"دوسرے ممالک کی طرح نائیجیریا بھی بعض مشکلات سے دوچار ہے لیکن برعکس دوسرے ممالک کے یہاں کی مشکلات بہت زیادہ ہیں اور بہت پیچیدہ ہیں۔ اقتصادی مشکلات ہیں۔ اقلیتوں کی مشکلات ہیں۔ قبیلوں کی مشکلات ہیں اور پھر زبان کی بھی مشکلات ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں جس قدر قبیلے ہیں اور جس قدر زبانیں بولی جاتی ہیں اتنی ہی تعداد میں مشکلات بھی درپیش ہیں۔ دراصل یہ مشکلات بے شمار ہیں اور ہماری امید صرف اس بات پر قائم ہے کہ ہمارے سیاسی لیڈر اور زندگی کے دوسرے شعبوں کے لیڈر بھی نفس پرستی سے بالا ہو کر نائیجیریا کے مفاد کے لئے زندگیاں بسر کریں۔ لیکن اگرچہ یہ مشکلات پیچیدہ ہیں نائیجیریا کے لوگ اپنے آپ کو اس لحاظ سے خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ یہاں نسلی اور مذہبی قسم کی مشکلات کالعدم ہیں۔ اور اسکے پیش نظر ہم ایسے شخص کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے۔ جو نائیجیریا کی مشکلات میں اضافہ کا باعث ہو اور اس طرح ہماری پریشانیوں میں اضافہ کرے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے ہی نائیجیریا اتنی مشکلات سے دوچار ہے کہ اسکے لیڈر آئندہ پچاس سال تک انہی کو حل کرنے میں مصروف رہیں گے اور اس لئے ہم مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ کے اس ردعمل کو ناپسندیدہ سمجھتے ہیں جس کا انہوں نے ڈاکٹر گراہم کے نائیجیریا کے دورے کے سلسلہ میں اظہار کیا ہے۔

یہ مسلمان مبلغ، ڈاکٹر گراہم ہی کی طرح اگر سیاسی زبان میں بات کی جائے تو۔ غیر ملکی ہیں یہ پاکستانی ہیں۔ جبکہ مشہور ڈاکٹر (گراہم) امریکن ہیں۔ لیکن ان دونوں کو نائیجیریا میں آنے کی دعوت نائیجیریا کے لوگوں نے دی ہے اور اسی وجہ سے ان کو صرف اس وقت تک خوش آمدید کہا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مذہبی حلقہ کے اندر رہ کر اپنا مذہبی کام کریں۔ لیکن مولوی نسیم سیفی صاحب اس تمثیلی برتن کی طرح ہیں۔ جو گراہم کیتلی کو کالا کہتے ہیں۔ مولوی سیفی صاحب کے ساتھیوں نے کیوں ڈاکٹر گراہم کے جلسوں میں شور و شر پیدا کرنے کی ضرورت سمجھی، اور کیوں وہاں گراہم کے خلاف پمفلٹ تقسیم کئے۔ سیفی صاحب کو گراہم کے ساتھ مناظرہ کرنے میں بھلا کیا خوشی حاصل ہو سکتی تھی۔

ہم یہ بات کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ اس احمدی کی حرکات غصہ دلانے والی ہیں۔ اور سراسر ناجائز ہیں۔ سیفی صاحب غیر معمولی طور پر جوش کا اظہار کرتے ہیں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ غیر معمولی جوش اختلافات کو برداشت نہ کر سکنے کے مترادف ہے۔ ہمیں اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس بات سے نفرت کرتے ہیں۔ اس بات کو یہاں ہرگز پیدا نہ ہونے دینا چاہیئے۔ نائیجیرین ٹریبیون، نائیجیرین اتحاد کے پیش نظر تمام احمدیوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتا ہے کہ وہ مولوی سیفی صاحب کو مشورہ دیں کہ وہ بے وجہ نائیجیرین عیسائیوں کے عمائدین پر حملے نہ کریں۔ سیفی صاحب چونکہ اتنے ہی تعلیم یافتہ مناظر ہیں۔ ان کے لئے نائیجیریا کوئی مناسب زمین نہیں ہے۔ الفابسریو اپالارا (ALFA BISRIYU APALARA) کی یاد ابھی تازہ ہے (یہ صاحب یہ ایک مسلمان مبلغ تھے جن کو تبلیغی لیکچر دیتے ہوئے قتل کر دیا گیا تھا، اور ان کی لاش کو لیگون (LAGOON) میں پھینک دیا گیا تھا۔ اس قتل کے نتیجے میں گیارہ اشخاص کو پھانسی ملی تھی۔ نسیم) ہمارا خیال ہے کہ مولوی سیفی صاحب کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض احمدیوں کی حرکات ایسی ہیں کہ ان کے نتیجہ میں ملک میں مناقشت پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔ اور اس کا نقصان نائیجیریا ہی کو ہوگا۔"

اس ایڈیٹوریل کی صحیح پوزیشن بالکل وہی ہے۔ جیسے تمثیلی طور پر یوں بیان کیا جاتا ہے کہ۔ "بھیگی بلی کھمبا نوچے" یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ نہ خاکسار نے اور نہ ہی کسی اور احمدی دوست نے ڈاکٹر بلی گراہم کے جلسوں میں کوئی پمفلٹ تقسیم کئے تھے۔ ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ ان ایام میں اندرون شہر جماعت نے ایک پمفلٹ "یاد رکھنے کے قابل پانچ نکات" جس کا ذکر امریکہ کے ہفتہ وار اخبار ٹائم (TIME) نے بھی کیا تھا۔ ضرور تقسیم کیا تھا۔ لیکن یہ محض غلط بیانی تھی کہ ہم نے کوئی پمفلٹ گراہم کے جلسوں میں تقسیم کئے تھے یا ان جلسوں میں کسی قسم کا شور و شر پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔

مشرقی نائیجیریا کے گورنر سر فرانسس ابیام (SIR FRACIS IBIAM) جو ان دنوں سنٹرل بورڈ آف منسٹرز آف دی پریسبیٹرین چرچ آف کنیڈا کے مہمان کے طور پر ٹورنٹو کا دورہ کر رہے تھے ان سے جب مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات اور کام کے متعلق سوالات کئے گئے تو انہوں نے پریس کو بتایا کہ اگرچہ نائیجیریا میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان لوگوں کو اپنے اپنے مذہب میں داخل کرنے کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا مقابلہ جاری ہے لیکن ان دونوں مذاہب کے پیروکاروں میں آپس میں کوئی مناقشت نہیں ہے۔ ان سے یہ سوالات اس خبر کے سلسلہ میں کئے گئے تھے جو کہ وہاں کے مقامی اخباروں نے بلی گراہم کے دورے کے تعلق میں شائع کی تھی اور جس کا ملخص یہ تھا کہ مسلمان بلی گراہم کے دورے کے اثرات کو زائل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں نائیجیریا میں اخبار بین حضرات میں سے بعض کا خیال تھا کہ بلی گراہم کو چیلنج نہ دینا چاہیئے تھا (اور یہ لوگ سب کے سب عیسائی تھے) اور بعض کا خیال تھا کہ چونکہ تبلیغ کا مطلب واضح الفاظ میں یہ ہے کہ اپنے مذہب کی برتری ثابت کر کے لوگوں کو اس میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے اسلئے ہر وہ شخص جو تبلیغ کے میدان میں نکلتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے عقائد کی صحت کو ثابت کرنے کے لئے اور اپنے مخالف لوگوں کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے تیار رہے چنانچہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بلی گراہم کا فرض یہ تھا کہ وہ خاکسار کے چیلنج کو قبول کرتے۔

(باقی)

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی کو حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ گجرات۔ کھاریاں۔ کوٹلی (آزاد کشمیر) جہلم۔ گوجرخان۔ راولپنڈی واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ رسالپور چھاؤنی۔ مردان۔ پشاور۔ کوہاٹ وغیرہ مقامات کے دورہ پر بھجوایا جارہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔

جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان۔ نیز دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مکرم خواجہ صاحب سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد مبارک سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اسی ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۲۔ مکرم پیر نصیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیراں غائب ضلع ملتان ۔۔۔ ۱۸ روپے
۵۳۔ " مرزا محمد اکبر صاحب " " " ۔۔۔ ۵ "
۵۴۔ " پیر نثار احمد صاحب " " " ۔۔۔ ۱۵ "
۵۵۔ " ماسٹر نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۔۔۔ ۵ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امتحان کتاب تربیتی نصاب

ستمبر ۶۲ء کے آخر میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب تربیتی نصاب اور تیسرا سپارہ باترجمہ نصف اول کا امتحان ہوگا۔

یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے حسب ضرورت منگوائی جاسکتی ہے۔ تمام لجنات اس امتحان کی تیاری شروع کروا کر اطلاع دیں کہ ان کی لجنہ میں سے کل کتنی ممبرات امتحان دیں گی۔ اور کتنے پرچے ان کو بھجوائے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں

اشاعتِ لٹریچر انصار اللہ

زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ اشاعت لٹریچر کا چندہ ایک روپیہ فی رکن سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔ زعماء اپنے اپنے حلقہ میں یہ انتظام کریں کہ یہ چندہ ماہ جولائی اور اگست میں سو فیصدی وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔ کیونکہ ستمبر اور اکتوبر میں چندہ سالانہ اجتماع وصول کرنا ہوگا۔ اراکین میں اچھی طرح سے تحریک کریں اور وقت کے اندر رقوم وصول کرکے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر ۲۹ر جولائی ۶۴ء کو ۱۲ بجے تک پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر مطلوب ہیں جو اسی روز ۱۲ ۱/۲ بجے حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت	زر بیعانہ
۱-	ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کے سیکشن میں بلڈنگ میٹیریل کی فراہمی		
	(i) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۴ وزیر آباد کے سیکشن میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء بلڈنگ میٹیریل کی فراہمی ماسوائے برکس	۵۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے
	(ii) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۵ لائل پور کے سیکشن میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء بلڈنگ میٹیریل کی فراہمی ماسوائے برکس	۵۰۰۰/- "	۱۰۰/- "
	(iii) سب ڈویژن نمبر ۶ لائل پور میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء بلڈنگ میٹیریل کی فراہمی ماسوائے برکس	۵۰۰۰/- "	۱۰۰/- "
II	وزیر آباد گوجرانوالہ یا کاموکے میں ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے فلیٹ ریٹ پر ٹرکوں میں لدی ہوئی فاؤنڈری ریت کی فراہمی۔	۲۵۰۰/- "	۵۰/- "

III درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً مقدار	زر بیعانہ
(I-A)	(i) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۴ وزیر آباد کے سیکشن میں آئی او ڈبلیو وزیر آباد کے تحت ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	۵۰۰۰۰ عدد	۵۰۰/- روپے
	(ii) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۴ وزیر آباد کے سیکشن میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء آئی او ڈبلیو وزیر آباد کے تحت گجرات کے مقام پر ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	۵۰۰۰۰ عدد	۵۰۰/- روپے
	(iii) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۴ وزیر آباد کے سیکشن میں آئی او ڈبلیو سیالکوٹ کے تحت سیالکوٹ کے مقام پر ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	۵۰۰۰۰ عدد	۵۰۰/- روپے
(I-B)	(i) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۶ لائل پور کے سیکشن میں آئی او ڈبلیو لائل پور کے تحت لائل پور کے مقام پر ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔	۱۰۰۰۰۰ عدد	۱۰۰۰/- روپے
	(ii) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۶ لائل پور کے سیکشن میں اے آئی او ڈبلیو انچارج سکھیکی کے تحت ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق سکھیکی کے مقام پر درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	۸۰۰۰۰ عدد	۸۰۰/- روپے
(I-C)	(i) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۵ لائل پور کے سیکشن میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء آئی او ڈبلیو قلعہ شیخوپورہ کے تحت زون نمبر ۳ میں ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔	۶۰۰۰۰ عدد	۶۰۰/- روپے
	(ii) اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۵ لائل پور کے سیکشن میں برائے ۶۵-۱۹۶۴ء اے آئی او ڈبلیو تاندلیانوالہ کے تحت زون نمبر ۴ میں ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔	۱۰۵۰۰۰ عدد	۱۰۰۰/- روپے

۱- مفصل شرائط۔ شیڈول آف ریٹس اور اسٹیمیٹ اس دفتر کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۲- جو کنٹریکٹر اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر درج نہیں ہیں وہ ٹنڈر کے کاغذات جاری کرانے کے لئے اپنے تصدیقی سرٹیفیکیٹ ہمراہ لائیں

۳- ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ اور ٹنڈروں کو بلا وجہ بتائے مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی ہے

۴- زر بیعانہ نقد یا بنک کے گارنٹی بانڈ کی صورت میں جو مجوزہ فارم پر پُر کیا گیا ہو آنا چاہیئے فارم کا نمونہ ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ سکیورٹیز (سٹاک سرٹیفیکیٹ، بیئرر بانڈز۔ پرامیسری نوٹ اور کیش سرٹیفیکیٹ وغیرہ) اور بنک ڈیپازٹ رسیدیں قبول نہ ہوں گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سال ۶۵-۱۹۶۴ء یکم نومبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام مجالس کو آئندہ سال کے بجٹ خدام اور اطفال کی تشخیص کے لئے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو فارم تشخیص بجٹ نہ ملے ہوں تو مرکز میں اطلاع دے کر دوبارہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بجٹ فارم پُر کر کے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ر اگست ۱۹۶۴ء ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۸ جولائی۔ صوبائی وزیر تعلیم مسٹر یاسین وٹو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے کہ بعض تعلیمی ادارے طلباء سے بہت زیادہ فیس وصول کر رہے ہیں۔ ڈائریکٹر تعلیم ایسے تمام اداروں کو نوٹس جاری کریں گے کہ وہ اس صورت حال کی وضاحت کریں اگر حکومت نے یہ محسوس کیا کہ یہ ادارے واقعی بہت زیادہ فیسیں وصول کر رہے ہیں تو حکومت ان کو تسلیم کرنے کے احکام منسوخ کر دے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں صوبائی وزیر تعلیم نے کہا کہ جو تعلیمی ادارے رجسٹرڈ نہیں ہیں یا جنہیں حکومت نے تسلیم نہیں کیا انھیں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

راولپنڈی ۲۸ جولائی۔ ایران ترکی اور پاکستان کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون کے سلسلے میں حال ہی میں استنبول میں جو سمجھوتہ ہوا ہے عوامی جمہوریہ چین نے اس کا خیر مقدم کیا ہے مرکزی وزیر تجارت نے بتایا کہ میں نے اپنے دورہ میں چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے اس سمجھوتہ کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ انڈونیشیا نے بھی اس سمجھوتہ کا خیر مقدم کیا ہے ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا سمجھوتہ کے باعث ایران پاکستان اور ترکی کے درمیان تجارت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

لاہور ۲۸ جولائی جموں و کشمیر کے بالائی علاقوں میں اور ضلع سیالکوٹ و گجرات میں شدید بارشیں ہوئیں اس وجہ سے دریائے راوی اور چناب میں زبردست سیلاب آگیا ہے ان دریاؤں کا پانی کئی مقامات پر کناروں سے باہر نکل آیا ہے۔ اور اسی طرح ضلع سیالکوٹ و گجرات کے بہت سے دیہات زیر آب آگئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ضلع سیالکوٹ کی تحصیل شکر گڑھ نارووال اور پسرور میں برساتی نالوں اور شدید بارش کی وجہ سے سڑکیں متعدد مقامات پر زیر آب آگئی ہیں۔ اس طرح ان سڑکوں پر آمد و رفت معطل ہو گئی ہے تاہم اس علاقہ میں ٹرین سروس ابھی جاری ہے نارووال اور پسرور کے درمیان ریلوے لائن کے ساتھ پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے اس سے خدشہ ہے کہ اس سیکشن پر ٹرین سروس بند ہو جائے گی۔ کل سیالکوٹ میں سات انچ اور گجرات میں ساڑھے پانچ انچ بارش ہوئی۔ اس طرح ان دونوں شہروں کے نشیبی علاقوں میں چار یا پانچ فٹ پانی بھر گیا۔ شدید بارش اور پانی کی وجہ سے دونوں شہروں میں کئی مکانات گرنے کی اطلاع ملی ہے۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

سرینگر ۲۸ جولائی۔ شیخ محمد عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ کشمیریوں نے حق خود ارادیت حاصل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اس کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کشمیری رہنما نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر سے متعلق اپنے موقف کے لئے دنیا میں کسی بھی طاقت سے حمایت حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ دنیا نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ بھارت سے کشمیر کا الحاق قطعی اور اٹوٹ ہے۔ بھارت اور پاکستان میں سے کوئی بھی کشمیر کو فوجی طاقت کے بل بوتے پر اپنے زیر تسلط نہیں رکھ سکتا۔ شیخ محمد عبداللہ نے اعلان کیا کشمیری اپنے بنیادی پیدائشی حق۔ حق خود ارادیت کو حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ اور الجزائری سرفروشوں کی طرح اپنے مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے جب کشمیری رہنما نے یہ اعلان کیا تو ایک بہت بڑے اجتماع نے جس سے وہ خطاب کر رہے تھے پرجوش نعرے لگائے۔

لزبن۔ ۲۸ جولائی۔ پرتگال کے شہر اوپورٹو میں کل رات دو مال بردار گاڑیوں میں تصادم ہو گیا۔ اس حادثہ میں کم از کم ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں کی تعداد اسّی اور ایک سو بیس کے درمیان بیان کی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

لاہور ۲۸ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق بھیرہ بھلوال روڈ کے میل نمبر ۱۲ پر ڈیڑھ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے جس کے باعث اس سڑک پر ٹریفک معطل ہے لاہور سرگودھا میانوالی روڈ کے میل نمبر ۱۵۱ پر چھ فٹ ۸ انچ گہرا پانی ہے اس سلسلے لات کو ٹریفک معطل کر دیا جاتی ہے ۸ بجے سے یکطرفہ ٹریفک کھول دی جاتی ہے

لاہور : ۲۸ جولائی رات میں بجے سے صبح گیارہ بجے تک یہاں مسلسل بارش ہوتی رہی ہے جس سے تمام شہر میں جگہ جگہ پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

مظفرآباد ۲۸ جولائی۔ جنگ بندی لائن سے ملحقہ علاقے میں جوابی فائرنگ میں مزید دو بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جنگ بندی لائن کے قریب دو مقامات سے بھارتی فوجیوں نے آزاد کشمیر کے علاقہ پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ ۲۳ جولائی کو آزاد کشمیر کی ایک چیک پوسٹ پر ہلکی مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں لیکن اسکے جواب میں جب رائفلوں سے فائرنگ کی گئی تو ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ۲۵ جولائی کو جب آزاد کشمیر کے فوجیوں نے جوابی فائرنگ کی تو پدھار کے علاقے میں ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا۔ بعد ازاں انہوں نے پورے پدھار سب سیکٹر کے ساتھ ساتھ فائرنگ شروع کر دی جس سے آزاد کشمیر کا کوئی فوجی زخمی نہیں ہوا۔ البتہ چھ مویشی ہلاک ہو گئے۔ اس جارحیت کے خلاف اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کے پاس شکایت کی جا رہی ہے۔

لاہور ۲۸ جولائی — مغربی پاکستان ریلوے نے لاہور اور راولپنڈی ڈویژن میں سیلاب اور ریل گاڑیوں کی صورت حال سے متعلق بتایا ہے کہ مذکورہ ڈویژن میں متعدد مقامات پر ریلوے لائن زیر آب آگئی ہے۔

ایک احمدی نوجوان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ کو روانگی

کریم اللہ صاحب زیروی ایم۔ ایس سی۔ بی ایڈ ابن صوفی خدابخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید ربوہ امریکن یونیورسٹی کے وظیفہ پر pharmacology میں P.H.D کرنے کے لئے ۴ اگست کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ربوہ سے $\frac{7}{64}$-۳۰ بروز جمعرات بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہوں گے۔

بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت ان کے بخریت امریکہ پہنچنے اپنے مقصد میں امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کر کے بخریت واپس آنے اور سلسلہ اور ملک و قوم کے لئے ایک کارآمد وجود ثابت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

خدام راولپنڈی ڈویژن کے لئے ضروری اعلان

سال رواں کی سہ ماہی ۳ کے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورۃ الامام" مقرر کی جاتی ہے جو کہ مطلوبہ تعداد میں الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔ اس کا امتحان ۳۰ اگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار ہوگا۔ تمام خدام ڈویژن کا فرض ہے کہ وہ موجودہ حالات کی روشنی میں پہلے سے بڑھ کر اس پروگرام میں دلچسپی لیں اور سب کے سب اس امتحان میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں قائدین کرام سے اس سلسلہ میں خاص نگرانی کی درخواست ہے۔

(معتمد علاقائی راولپنڈی ڈویژن)

شاہدرہ اور ہانڈو گوجر میں خدام الاحمدیہ کے جلسے

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام حسب ذیل پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد کئے جا رہے ہیں:-

۱-	۳۱-۷-۶۴	بروز جمعہ	بعد نماز مغرب	شاہدرہ
۲-	۱-۸-۶۴	بروز ہفتہ	بعد نماز مغرب	ہانڈو گوجر

ہر دو جگہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لاہور شہر و ارد گرد کی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے شامل ہو کر ممنون فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مرکز سلسلہ سے دیگر علماء کرام کے آنے کی بھی توقع ہے۔

(نگران شعبہ اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

لاہور ۲۸ جولائی — چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے ایک پریس نوٹ کے مطابق متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے دفاتر میں شراکت نامے داخل کرنے کی آخری تاریخ بڑھا کر ۳۱ اگست ۱۹۶۴ء کر دی گئی ہے۔

سیگون ۲۸ جولائی۔ جنوبی ویت نام کی حکومت نے بتایا ہے کہ امریکہ نے جنوبی ویت نام کو کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مزید فوجی اور فنی امداد دینے کا فیصلہ کیا۔